

۱۔ محفوظ دین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

(حجر: ۹)

بیشک ہم نے ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

ابن الجوزی نے فرمایا

والذِّكْرُ : القرآن ، في قول جميع المفسرين

”ذکر“: سے مراد تمام مفسرین کے قول کے مطابق ”قرآن“ ہے۔

عبدالرحمن بن ناصر بن السعدی نے فرمایا

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ أَي: في حال إنزاله وبعد إنزاله

(تیسیر الکرم الرحمن)

”وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ“ یعنی اس کے نزول کے وقت بھی اور اس کے نزول کے بعد بھی۔

اگر ہم دوسرے مذاہب کو جانیں تو ہمیں ملے گا کہ کوئی بھی دین اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں بلکہ ان مذاہب میں ہر سال کوئی نئی تبدیلی ضرور آتی ہے لیکن مذہب اسلام ایسا دین ہے جسے آئے ہوئے ۱۴۰۰ سے زائد عرصہ ہو گئے ہیں لیکن اس کی جس تعلیم پر اس وقت عمل ہو رہا تھا اسی پر آج بھی لوگ باقی ہیں ان عبادات میں ان اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی چونکہ اس کی حفاظت اللہ نے بے شمار طریقوں سے کی ہے۔

۲۔ عالمی دین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(فاتحہ: ۲)

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(سبا: ۳۲)

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے، جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی تمام نشانیاں ہیں۔ (بقرہ: ۱۸۵)

اسلام کی تعلیمات صرف مکہ، مدینہ یا سعودی والوں کے ماحول یا ان کی فطرت کے مطابق یا کسی خاص شہر یا خاص ملک والوں کی ذہنیت کے موافق نہیں بلکہ دنیا کے ہر خطہ والوں کے لئے ہے چاہے وہ کہیں کا بھی ہو یا پھر وہ جانور یا کوئی کیڑا مکوڑا ہی کیوں نہ ہو یہی وجہ ہے کہ ہم اسے دنیا کے ہر خطہ میں پائیں گے جب کہ دوسرے مذاہب آئے بھی تو صرف کسی خاص قوم یا نسل کے لئے اور خاص وقت کے لئے نہ کہ ہر دور کے لئے جیسا کہ آگے آنے والے نقاط سے ہمیں کچھ اشارہ ملے گا۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ موجودہ گلوبلائزیشن کا شور لوگوں کے حقوق پورا نہیں کرتا بلکہ لوگوں کے لئے دھوکہ ہے۔ حق تو نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے ”...أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً.....“۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔

(مسلم، ترمذی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۲۲۲)

۳۔ دین کامل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔
(مائدہ: ۳)

دین کو مکمل کرنے کا معنی:

إِكْمَالُ فَرَائِضِهِ وَحُدُودِهِ ، وَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ تَحْلِيلٌ وَلَا تَحْرِيمٌ ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

اس کے فرائض اور اس کے حدود کو کامل کر دیا، اور اس آیت کے بعد نہ کوئی حلال کا حکم نازل ہوا اور نہ ہی حرام کا، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ (تفسیر زاد المسیر)
اسلام کا یہ حق دعویٰ ہے کہ وہ مکمل ہے آج بھی اس کے متبعین اپنے تمام مسائل اسی کے ذریعہ سے پورا کرتے ہیں اور اس کی طرح یہاں وہاں دوڑ بھاگ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ کھانے پینے سونے جاگنے کے طریقہ سے لے کر معاشیات اور عبادات تک کے طریقہ کو اسلام نے کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جو اسلام کے کمال کی علامت ہے۔

۴۔ کامل عملی نمونہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرتا ہو۔
(احزاب: ۲۱)

اسلام کی تعلیمات کامل ہونے کے ساتھ ساتھ قابل عمل بھی ہیں جس کے متعلق نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم اسے کر نہیں سکتے یا مجھے اس کی فلاں تعلیم سے اختلاف ہے بلکہ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ شریعت ہم تک پہنچائی انہوں نے حکم دینے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا تاکہ کوئی بہانہ نہ کر سکے اور یہی نہیں بلکہ نبی ﷺ نے جو کیا ہمیں اس کے خلاف بھی نہیں کرنا کیونکہ اسی میں آخرت کی کامیابی ہے۔

۵۔ عقائد و احکام میں فطرت و عمل سے مطابقت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ .

أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ

کیا وہ بلا کسی چیز کے پیدا کئے گئے ہیں یا وہ خود پیدا کرنے والے ہیں، یا ان لوگوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ وہ تو یقین ہی نہیں رکھتے۔
(طہ: ۳۵-۳۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ

انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ

مسیح بن مریم تو صرف اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں سچی تھیں وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، تم دیکھو کہ کس طرح ہم ان لوگوں کے لئے نشانیاں واضح کرتے ہیں پھر غور کرو کہ وہ کہاں پھرے جارہے ہیں۔
(مائدہ: ۷۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ .

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ .

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر اچانک وہ کھلے طور سے جھگڑا کرنے والا بن بیٹھا، اور ہمارے لئے مثالیں بیان کرنے والا بن گیا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا کون ہے جو ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کے بعد اسے زندہ کرے گا؟ کہہ دو! اسے وہی زندہ کرے گا جس نے اسے پہلی مرتبہ بنایا اور وہ ہر چیز کی پیدائش کے بارے میں جاننے والا ہے۔
(یس: ۷۶-۷۹)

۶۔ سائنسی حقائق سے مطابقت

In view of the level of knowledge in Muhammad's day, it is inconceivable that many of the statements in the Qur'an which are connected with science could have been the work of a man. It is, moreover, perfectly legitimate, not only to regard the Qur'an as the expression of a Revelation, but also to award it a very special place, on account of the guarantee of authenticity it provides and the presence in it of scientific statements which, when studied today, appear as a challenge to explanation in human terms.

محمد ﷺ کے زمانہ کے معیارِ تعلیم کو مد نظر رکھا جائے تو یہ بات کسی طرح بھی قابلِ اعتبار نہیں لگتی کہ قرآن کے وہ بہت سارے بیانات جو سائنس سے متعلق ہیں، کسی انسان کا نتیجہ فکر ہو سکتے ہیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ قرآن کو صرف ایک مظہرِ وحی نہ سمجھ کر اسے ایک خاص مقام دیا جانا بالکل حق بجا ہوگا، کیونکہ قرآن سائنٹفک استناد اور قطعیت کی ضمانت دیتا ہے اور اپنے اندر ایسے سائنسی بیانات رکھتا ہے کہ آج جب انھیں پڑھا جاتا ہے تو انسانی اصطلاحوں میں ان کی تشریح ایک چیلنج نظر آتی ہے۔

(The Bible, The Qur'an and Science. by Dr. Maurice Bucaille)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سُنُّرِهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

غنقریب ہم انھیں آفاق میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے۔
(نصرت: ۴۱)

کئی ایسے سائنسی حقائق ہیں جسے سائنس نے آج ثابت کیا ہے لیکن وہ حقیقتیں اللہ رب العالمین نے ۱۴۰۰ سال پہلے ہی قرآن میں بیان کر دی ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں بلکہ اللہ توان چیزوں کا بنانے والا، اور اس کائنات کا چلانے والا ہے تو اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی۔ لیکن پھر بھی جو قرآن کو اللہ کی کتاب، اور اسلام کو اللہ کا بھیجا ہوا دین نہیں مانتے ان کے لئے یہ ایک چیلنج ہے اور ان کے لئے بطور تنبیہ ہے کہ حق کو تسلیم کر لو اس میں ان کی کامیابی ہے۔

۷۔ حلال و حرام کی حکیمانہ تقسیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَالْخَنِزِيرَ وَمَا أَهْلَ بِهِ لغيرِ اللَّهِ

(بقرہ: ۱۷۳)

بلاشبہ اس نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جسے بھی غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جائے اسے حرام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا

وہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں، جبکہ ان کا نقصان ان کے نفع سے بڑا ہے۔

(بقرہ: ۲۱۹)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

(صحیح: صحیح الجامع ۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵ ماچ)

تم شراب نہ پیو اس لئے کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

اللہ رب العالمین نے کئی چیزیں حلال کی ہیں اور کئی چیزوں کو حرام کیا ہے۔ اور ہر چیز جسے اللہ نے حلال کیا ہے اس کے اندر انسانی فطرت کے لحاظ سے کئی فائدے ہیں، کئی ایسی چیزیں ہیں جنہیں دیکھ کر ایک غیر ایمان والے شخص کے اندر تھوڑی سی بوکھلاہٹ پیدا ہوتی ہے لیکن حقیقت میں اس کے اندر تمام انسانیت کا فائدہ ہے مثلاً چور کا ہاتھ کاٹنا جسے آج کے کچھ ماہر قانون غلط خیال کرتے ہیں جب کہ یہ ثابت ہے کہ ایک ہاتھ کٹے چور کو دیکھ کر کوئی دوسرا چوری کی ہمت نہیں کرتا جس سے سارے لوگوں کے مال و دولت محفوظ رہ جاتی ہیں۔ اور جسے اللہ نے حرام کیا ہے اس کے اندر بھی ساری انسانیت کے لئے بے شمار نقصانات ہیں جیسے کہ ہم نے شراب کے تعلق سے ایک حدیث دیکھا جو شراب کی حقیقت کو ایک الفاظ میں واضح کر دیتی ہے۔

۸۔ انسانی کمزوریوں اور مجبوریوں کی رعایت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(اعراف: ۴۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے، وہی جنت میں جانے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(تو اس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین نے عمل کے لئے یہ بھی شرط لگا دی کہ: لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا - ہم کسی جان پر اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں جتنا اس کی طاقت میں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرَرْتُمْ إِلَيْهِ

(انعام: ۱۱۹)

یقیناً اس نے تمہارے لئے واضح کر دیا ہے جسے اس نے تم پر حرام کیا ہے سوائے اس وقت جب تمہیں اس کے لئے مجبور کر دیا جائے۔

اسلام نے انسانوں کو نیک اعمال کی طرف ابھارا اور برائیوں سے روکا ہے لیکن جب ایک انسان مجبور ہو جاتا ہے تو اسلام کچھ شرائط کے ساتھ اس کی مجبوری کی وجہ سے اس پر فرض چیز کو آسان اور حرام چیز کو کچھ حد تک حلال کر دیتا ہے تاکہ اس کی زندگی آسان ہو جائے جیسا کہ اوپر کی آیتیں ہم پر یہ چیز واضح کرتی ہیں۔ اور نیچے بھی ہم کچھ مثالیں پیش کر دیتے ہیں۔

نماز کے لئے قیام

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ

فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا

فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بوا سیر تھا میں نے نبی ﷺ سے نماز کے تعلق سے سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر تمہیں اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل نماز پڑھو۔

(بخاری: ۱۱۱۷)

حالتِ سفر اور بیماری میں روزہ رکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

تو جو تم میں سے بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو تو وہ اس گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کرے، اور جو بمشقت اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں۔

(بقرہ: ۱۸۳)

زکوٰۃ صرف مالداروں پر واجب ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ

فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ

أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ

تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اس گواہی کی جانب بلاؤ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ لوگ اس بات کو مان لیں تو انہیں خبر دو کہ اللہ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازوں کو فرض کیا ہے اور اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں خبر دو کہ اللہ نے ان پر ان کے مال میں صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے فقیروں کو دے دیا جائے گا۔

(بخاری: ۱۳۳۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

(آل عمران: ۹۷)

اور لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا واجب ہے جو بھی اس کی جانب جانے کی طاقت رکھے۔

مجبوری کی حالت میں رخصت دی جاتی ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَا وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتَكْرِهُوا عَلَيْهِ

(ابن ماجہ) (صحیح الجامع: ۱۷۳۱، صحیح)

بلاشبہ اللہ نے میری امت سے غلطی، بھول اور جبر کے تحت کئے گئے کام کو معاف کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ

وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جو اللہ پر ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو، لیکن جس کا سینہ کفر کے لئے کھول دیا گیا ہو تو ان پر اللہ کی جانب سے غضب ہو اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (نحل: ۱۰۶)

۹- مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں میں توازن

اسلام صرف روحانیت کا مذہب نہیں کہ لوگوں کو ایسی باتیں بتائے جس سے ایک انسان پر دنیاوی زندگی اور اس کی آسائشوں کا حاصل کرنا مشکل ہو جائے بلکہ ساتھ ساتھ اسلام بقدر ضرورت مادیت کے حصول کا بھی حکم دیتا ہے اور کہتا ہے ”وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا“ کہ جو کچھ اللہ نے تمہیں آخرت میں دیا ہے اس کی طلب کرو اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ لینا نہ بھولو۔ (سورہ قصص: ۷۸) جس کی واضح اور بے شمار مثالیں ہمیں قرآن اور احادیث میں مل جائے گی جیسا کہ نیچے کچھ مثالوں کو درج کر دیا گیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ ؟

فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

. قَالَ فَلَا تَفْعَلْ . صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ

فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

وَإِنَّ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات میں قیام کرتے ہو؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم ایسا نہ کرو، روزہ رکھو اور بلا روزہ بھی رہو، قیام کرو اور سویا بھی کرو، اس لئے کہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔ (مشق علیہ) (صحیح الجامع: ۷۹۳۴)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ

فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوهَا

فَقَالُوا وَآيِنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ قَدْ غَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ
 قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصَلَّى اللَّيْلَ أَبَدًا
 وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ
 وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَرِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا
 فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ
 فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتَقَاكُمْ لَهُ
 لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ وَأَصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ
 فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویوں کے گھر پر تین لوگ آئے جنہوں نے نبی ﷺ کی عبادت کے تعلق سے سوال کیا، جب انہیں بتایا گیا تو انہیں وہ کم محسوس ہوئی گویا کہ انہوں نے اسے بہت ہی معمولی خیال کیا تو ان لوگوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے برابر کہاں ہو سکتے ہیں، آپ کے پچھلے اور اگلے تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: اب تو میں ہمیشہ رات میں نماز پڑھوں گا اور دوسرے نے کہا: میں صوم دھری رکھوں گا اور کبھی افطار نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا، لہذا اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس آئے اور کہا: کیا تم ہی لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ سنو! اللہ کی قسم! میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور بہت ہی زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں سوتا بھی ہوں اور جاگتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، لہذا جو بھی میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔

(بخاری: ۲۷۷۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
 قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ
 قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور تم کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، کہہ دیجئے! کون ہے جو اللہ کی زینت کی چیزوں کو جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے بنایا ہے اور پاکیزہ روزی کو حرام کرے، کہہ دیجئے! وہ دنیاوی زندگی میں ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے روز انہی کے لئے خاص ہوگی۔

(اعراف: ۳۱-۳۲)

۱۰۔ عورتوں کے حقوق کی رعایت

آج یہ بات میڈیا اور کچھ شریعت پسند لوگوں کے ذریعہ عوام میں عام کر دی گئی ہے کہ اسلام عورتوں پر ظلم کرتا ہے اور مسلمانوں میں عورتوں کے حقوق کی کچھ بھی رعایت نہیں جبکہ ہم اسلام میں ہر ایک جاندار کے لئے بے شمار حقوق ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز بندوں سے ان کے حقوق کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔ اسی طرح اسلام نے عورتوں کے لئے بھی کئی ایسی آسانیاں اور حق ہیں جو ہمیں دوسرے مذاہب میں ملتے ہی نہیں۔ مثلاً:

نکاح میں زبردستی نہ کرنا

عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامِ الْأَنْصَارِيَّةِ

أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ

فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

خنساء بنت خدام الانصار یہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ان کے والد نے ان کی شادی کرائی اور وہ بیوہ تھیں، انھیں وہ رشتہ پسند نہیں تھا، وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے نکاح رد کر دیا۔
(بخاری: ۶۵۳۶)

ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا
اور ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، اگر تم انھیں ناپسند کرو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو جبکہ اللہ اس میں بہت زیادہ بھلائی رکھے۔
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (نساء: ۱۹)

لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ

کوئی مومن کسی مومنہ کو ناپسند نہ کرے اگر وہ اس کی کوئی عادت اسے بری معلوم ہوگی تو دوسری اچھی لگے گی۔
(مسلم) (صحیح الجامع: ۷۷۴)

بیوی پر خرچ کرنے کا اجر

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ

وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ بِهَا

حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي أَمْرَاتِكَ

تم اپنے وارثین کو مالدار چھوڑو، بہتر ہے اس بات سے کہ تم انھیں تنگدست چھوڑو کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں اور بلاشبہ تم جو بھی خرچ کرو جس کے ذریعہ سے اللہ کی خوشی چاہتے ہو تو تمہیں اس کے ذریعہ سے اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ رقم جسے تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔
(مشفق علیہ) (صحیح الجامع: ۳۰۸۲)

وراثت کا حق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا

والدین اور رشتہ دار جو کچھ چھوڑیں اس سے آدمیوں کے لئے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے بھی والدین اور رشتہ دار جو کچھ چھوڑیں اس میں سے حصہ ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ
(ان کا حصہ) مقرر کر دیا گیا ہے۔
(نساء: ۷)

خلع کا حق

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أُعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ

وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (أَقْبَلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئیں، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ پر میں اخلاق اور دین کے تعلق سے کوئی عیب نہیں لگاتی ہوں لیکن میں اسلام کے بعد کفر میں لوٹنا پسند کرتی ہوں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کو ان کا باغ لوٹا سکتی ہو، انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کے رسول ﷺ نے (ثابت بن قیس سے) فرمایا: تم باغ کو لے لو اور اسے طلاق دے دو۔ (بخاری: ۴۹۷۱)

۱۱- انسانی مساوات

موجودہ حکومتیں ایسے ماحول کے قائم کرنے کا دعویٰ کر رہی ہے جس میں مساوات ہو لیکن ان لوگوں نے مساوات کا معنی کچھ اور ہی سمجھ رکھا ہے جس میں ہر ایک عام انسان کے لئے نقصان اور بڑے بڑے لوگوں کے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے جب کہ اسلام کی مساوات یہ نہیں بلکہ ہر ایک کو اسلام ایک نظر سے دیکھتا ہے، ہر ایک کے لئے کچھ حدیں متعین کرتا ہے اور مساوات کے قائم کرنے کے لئے ہر ایک کو بھائی بھائی قرار دیتا ہے کہ کسی پر کوئی فوقیت ہی باقی نہ رہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ

انْظُرْ فَإِنَّكَ لَيْسَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دیکھو! کہ نہ تو تم کسی سرخ سے بہتر ہو اور نہ ہی کسی کالے سے مگر یہ کہ تم تقویٰ کے ذریعہ سے اس پر فوقیت لے جاؤ۔ (احمد) (صحیح الجامع: ۱۵۰۵، صحیح)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنْ أُمِرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ أَسْوَدٌ يَقْوَدُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا

اگر تم پر کوئی کان کٹا کالا غلام بھی امیر بنا دیا جائے اور تمہاری قیادت کتاب اللہ سے کرتا ہو تو اس کی باتیں سنو اور اطاعت کرو۔ (مسلم) (صحیح الجامع: ۱۳۱۱)

عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ

قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ

فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأَمِّهِ

فَقَالَ لِي النَّبِيُّ (

يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأَمِّهِ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ

إِخْوَانُكُمْ خَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ

فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ

وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ

فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

معروف بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات مقام ربذہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان پر ایک جوڑا تھا اور ان کے غلام نے بھی ایک جوڑا پہن رکھا تھا تو میں نے ان سے اس کے تعلق سے پوچھا، تو کہنے لگے میں نے ایک شخص کو گالی دی اور میں نے اسے اس کی ماں کی عار دلائی تو مجھ سے نبی ﷺ نے کہا: اے ابوذر! کیا تم اسے اس کی ماں کی عار دلاتے ہو بیشک تمہارے اندر جاہلیت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت رکھا ہے تو جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو تو وہ اسے وہی کھلاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور تم انہیں اس چیز کا مکلف نہ کرو جو ان پر غالب آجائے اگر تم انہیں مکلف کرتے ہو تو ان کی مدد کرو۔ (متفق علیہ) (صحیح الجامع: ۲۳۸)

۱۲- جانوروں کے حقوق

جیسا پہلے بھی ذکر ہوا کہ اسلام ہر ایک پر دوسرے کے لئے حقوق متعین کرتا ہے اسی طرح جانوروں کے بھی ہم پر حق ہیں کہ ان کی تکلیفوں کو دور کریں، ہم ہماری تکلیف تو دور کر سکتے ہیں لیکن جونا سمجھ ہیں ان کی مصیبت کو دور کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے اور اس میں بھی ہر ایک کو اجر و ثواب دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”فِي كُلِّ كَبْدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ“ کہ ہر جاندار میں تمہارے لئے ثواب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ...

فَدَخَلَ (أَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ) حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ

فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ (حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

فَاتَاهُ النَّبِيُّ (فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ

فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ

فَجَاءَ فَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا

فَإِنَّهُ شَكََا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِئُهُ

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ایک حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں... اللہ کے رسول ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے وہاں ایک اونٹ تھا اس نے جیسے ہی نبی ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی دونوں آنکھیں بہہ پڑی، نبی ﷺ اس کے قریب آئے، اور اس کی کپٹی سہلائی تو وہ چپ ہو گیا پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے اس اونٹ کا مالک؟ (یہ آوازن کر) ایک انصاری نو جوان آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے کہا: کیا اس جانور کے بارے میں تم اللہ سے ڈرتے نہیں جس نے تم کو اس کا مالک بنایا ہے، سنو! اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور زیادہ بوجھ لادتے ہو۔ (ابوداؤد، صحیح الترغیب: ۲۲۶۹، صحیح)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (ابْنِ مَسْعُودٍ) قَالَ

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ

فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتْ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ

فَجَاءَ النَّبِيُّ (فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا

وَرَأَى قَرِيَةً نَمْلٍ قَدْ حَرَّقَهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ

قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ کسی ضرورت سے گئے تو ہم نے ایک پرندہ کو دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو چوزے تھے ہم نے اس کے دونوں چوزے لے لئے، (تھوڑی ہی دیر بعد) وہ پرندہ آیا اور پھڑپھڑانے لگا، نبی ﷺ آئے اور کہا: اسے اس کے چوزوں کو لے کر کس نے تکلیف دی، اس کے چوزے اسے لوٹا دو، اسی طرح چوٹیوں کے ایک علاقہ کو دیکھا جسے ہم نے جلادیا تھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کس نے جلایا، ہم نے اقرار کیا، تو آپ ﷺ فرمایا: آگ کے رب کے علاوہ کسی کے لئے مناسب نہیں کہ آگ سے کسی کو سزا دے۔

(ابوداؤد، صحیح الجامع: ۲۳۲۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ
فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ
فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الشَّرَى مِنَ الْعَطَشِ
فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي
فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَرَ لَهُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا
قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جارہا تھا اسے سخت پیاس لگی تھی تو وہ ایک کنویں میں اتر اتر اور اس سے پانی پیا پھر باہر آ گیا باہر ایک کتا تھا جو شدت پیاس سے ہانپ رہا تھا اور مٹی کھا رہا تھا پھر اس نے سوچا: اسی تکلیف سے وہ بھی گزر رہا ہے جس سے تھوڑی دیر پہلے میں گزرا ہوں، پھر اس نے اپنا موزا نکالا اس کو اپنے منہ سے پکڑا، اوپر آیا، اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا اور اس کی مغفرت کر دی، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمیں چوپایوں پر بھی اجر ملے گا؟ فرمایا: ہر زندہ کبجہ کے بدلہ میں اجر ہے۔

(بخاری: ۲۳۶۳، مسلم: ۲۲۴۴)